[illegible]

حج اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے جس کی ادائیگی ہر صاحب حیثیت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے جس کے لئے ذی الحجہ کا مہینہ مخصوص ہے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر ہی یہ فریضہ ادا ہو سکتا ہے۔

حج جہاں اللہ تعالیٰ کی بندگی عبادت اور قرب کا ذریعہ ہے وہاں انسان کیلئے باعث آزمائش بھی ہے۔ جس میں وہ مالی اور جسمانی طور پر شرکت کرتا ہے سابقہ کوتاہیوں پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے معافی کا خواستگار ہوتا ہے اور اپنے رب سے ایک عہد بھی کرتا ہے کہ وہ آئندہ کی زندگی اس کے دیئے ہوئے نظام کے مطابق گزارے گا اوامر کی تابع داری کرے گا اور منکرات سے اجتناب کرے گا وہ رزق حلال کمائے گا اور حق دار کو اس کا حق ادا کرے گا صلہ رحمی کرے گا فرائض کی بجا آوری میں کبھی کوتاہی نہیں کرے گا۔

حج عظیم روحانی اجتماع ہے جس میں حجاج کرام قلبی روحانی سکون حاصل کرتے ہیں انہیں تزکیہ نفس کا موقعہ ملتا ہے بے سرو سامانی کے عالم میں شاہ و گدا ایک لباس میں اللہ کے حضور مناجات کرتے ہیں رنگ و نسل کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے۔

حج مساوات کی لازوال مثال ہے جس میں پوری دنیا کے اطراف واکناف سے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ میسر آتا ہے ایک دوسرے کے عادات واطوار کو جاننے کا موقعہ ہاتھ آتا ہے، لباس، رہن، سہن، خورد ونوش اور اخلاق و آداب سے مکمل واقفیت حاصل ہوتی ہے ان میں اختلاف کے

اجتماع سے لگایا جاسکتا ہے۔

حج اجتماعی زندگی گزارنے کا درس دیتا ہے جس میں ایک دوسرے کے دکھ درد خوشی اور مسرت میں شمولیت کا موقعہ میسر آتا ہے حج دراصل ایثار و قربانی ہی کا دوسرا نام ہے۔ جس میں خود تو تکلیف برداشت کرتا ہے لیکن دوسروں کے لئے راحت وسکون کا سامان مہیا کرتا ہے دوسروں کو آسائش و آرام فراہم کرنے کا درس دیتا ہے۔

حج ضبط نفس، بری خواہشات پر قابو پانے اور عفوودرگزر کرنے کی تلقین کرتا ہے اور اسکی تربیت کا بھی اہتمام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج ..... الایہ

یہی وجہ ہے کہ لاکھوں کے اجتماع میں کبھی فساد اور جھگڑا رونما نہیں ہوا کبھی کسی کا نقصان نہیں ہوا اور لوگ نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ یہ عظیم فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

حج احترام آدمیت کا بھی عظیم درس دیتا ہے ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری اور انکی بروقت ادائیگی کا سبق دیتا ہے۔ حجتہ الوداع کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس میں بنیادی حقوق کا تذکرہ فرمایا گیا آپ نے فرمایا "اے لوگو! تمہاری عزت و آبرو مال جان ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہے جس طرح یہ حج کا مہینہ حرمت والا ہے جس طرح یہ شہر مکہ حرمت والا ہے اس میں دنگا وفساد اور خون بہانا حرام ہے۔

حجاج کرام کو چاہیے کہ وہ حج کے مقاصد اور اس کی اصل روح کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنے اندر نمایاں تبدیلی لائیں۔ حج سے قبل کی زندگی اور بعد کی زندگی میں واضح فرق نظر آنا چاہیے۔

حج کے موقعہ پر جو صبر و قناعت کا مظاہرہ کیا، ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا ہوا عفو

دور گزر کی عادت اختیار کی پابندی اوقات کا طریقہ اختیار کیا اس پر نہ صرف کاربند رہیں بلکہ ایسا مثالی نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کریں کہ لوگ بھی محسوس کریں کہ واقعی حج بہترین تربیت کا ذریعہ ہے۔

ہمیں امید ہے کہ تمام حجاج مثالی نظم وضبط کا مظاہرہ کریں گے اس سفر میں وہ اللہ کے حضور سابقہ کوتاہیوں پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے معافی کے طلب گار ہوں گے اور آئندہ اسلامی ضابطوں کے مطابق زندگی گزارنے کا عزم کریں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

قاری محمد سیف اللہ عادل کا سانحہ ارتحال

گوجرانوالہ کے مایہ ناز خطیب معروف عالم دین جامعہ علوم النساء اہل حدیث کے مہتمم جناب قاری محمد سیف اللہ عادل کھاریاں کے قریب ایک الم ناک حادثے میں رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

اس حادثے میں آپ کی صاحبزادی، نواسی اور مدرسہ کی ایک طالبہ بھی شدید زخمی ہو گئیں تاحال مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ سے نوازے۔

قاری سیف اللہ مرحوم بہت ہی ملنسار اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے کم گو اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے لوگ آپ سے روحانی علاج بھی کراتے تھے آپ سکول میں عربی مدرس' جامعہ اسلامیہ میں خطیب تھے اور مسجد مبارک گلشن آباد میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے علاوہ ازیں آپ اپنے مدرسہ میں طالبات کو درس دیتے تھے آپ نے بھرپور زندگی گزاری اور ایک لحہ بھی ضائع نہیں کیا بڑی محنت اور مشقت سے جامعہ العلوم کی تعمیر کی اور ایک عظیم الشان درس گاہ وجود میں آئی جس کی مکمل نگرانی آپ کی صاحبزادی کرتی تھیں۔

آپ کی وفات سے ایک خلا پیدا ہوا ہے جو مدتوں پورا نہ ہو سکے گا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور ان کی صاحبزادی اور دیگر زخمیوں